WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۷ — شمارہ ۹

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ: سالانہ -/۷ روپے، ششماہی -/۴ روپے، ممالک غیر -/۱۰ روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۹ر تبلیغ ۱۳۴۷ ہش | ۲۹ر ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ | ۲۹ر فروری ۱۹۶۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ر فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۲ر فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان۔ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان سلسلہ کے کام سے شاہجہانپور تشریف لے گئے ہوئے تھے آپ مورخہ ۲۴ر فروری کو بارہ بجے بخیریت واپس دار الامان میں پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۷ر فروری محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو گلے کی تکلیف تا حال چل رہی ہے۔ عام طبیعت بھی مضمحل رہتی ہے صاحبزادی امۃ العلیم کو بخار تو اتر چکا ہے۔ البتہ کمزوری بتدریج دور ہو رہی ہے مکمل شفایابی کے لئے احباب دعا جاری رکھیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ اور دیگر بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ۔

قادیان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر کامیاب جلسہ

پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر علماء کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے فاضل۔ قادیان

قادیان ۲۰ر فروری۔ یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے سلسلہ میں مقامی طور پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام آج صبح دس بجے مسجد اقصیٰ میں ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے آغاز پذیر ہوئی۔ جو مکرم عبد الکریم صاحب ملکانہ نے کی۔ اس کے بعد عزیزم جاوید اقبال متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" میں سے کچھ اشعار پڑھ کر سنائے۔ پھر عزیزم محمد انعام صاحب غوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر نے

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کی ضرورت و اہمیت

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بتایا کہ آج سے تیرہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یتزوج ویولد لہٗ جس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد مسیح موعود کی خاص شادی اور اولاد کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کی نسل میں سے ایک خاص شخص کو پیدا فرمائے گا۔ اسی طرح حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی نے امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کہ جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو جائے گا تو اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے لئے نشان نمائی کا اشتہار شائع فرمایا تو قادیان کے چند آریوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں نشان دکھائے جانے کی درخواست کی۔ اس پر حضور علیہ السلام کی دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو الہاماً فرمایا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہو گی۔ چنانچہ حضور کی وہاں پر چلہ کشی کی منظور شدہ دعاؤں کے نتیجہ میں پیشگوئی مصلح موعود کا نشان آپ کو عطا فرمایا۔ تقریر کے آخر میں پیشگوئی کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے مقرر نے واضح کیا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی زندہ جاوید ہستی اور اس کے اب بھی کلام کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے

قرآن کریم کی عظمت کا اظہار اور جماعتی تنظیم و استحکام بذریعہ مصلح موعودؓ

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ آج کا دن وہ مبارک دن ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے علم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا اعلان فرمایا جس کی ایک ایک علامت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے متعدد کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ جن میں سے ایک جماعتی تنظیم اور استحکام بھی ہے۔ چونکہ بہترین تنظیم خلافت کے ذریعہ ہی وجود پذیر ہو سکتی ہے اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ خلافت اور اس کے قیام کو ایسی زنجیروں سے باندھ دیا جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ کس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو اندرونی و بیرونی فتنوں سے بچایا اس ضمن میں فتنہ ۱۹۳۴ء فتنہ احرار فتنہ مصری ۱۹۵۳ء کا ہنگامہ اور ۱۹۵۶ء کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ کس طرح مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار وغیرہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی قابلیت کا اعتراف کیا۔ جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں مقرر نے بیان کیا کہ کس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ میں مختلف نظارتیں قائم کیں اور پھر اس کے مقابلہ میں مقامی جماعتوں میں امراء، پریذیڈنٹ و سیکرٹریان مقرر فرمائے۔ اس کے علاوہ جماعت کے مختلف طبقات میں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ باقاعدہ مجلس مشاورت کا سلسلہ جاری کر کے جماعت کے تمام طبقات کو اس میں باقاعدہ نمائندگی عطا فرمائی۔ اور ایسی مستحکم تنظیم قائم فرما دی کہ غیروں کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑا۔

عنوان تقریر کے دوسرے حصہ میں

قرآن کریم کی عظمت کے تحت مقرر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان چیلنجوں کا تفصیل سے ذکر کیا جو حضور نے غیر مسلموں اور غیر احمدی مسلمانوں کے سامنے قرآن مجید کے حقائق و معارف کے بیان کے متعلق پیش فرمائے تھے۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۹ر فروری ۱۹۶۸ء

"تحریکِ جدید"

جماعت احمدیہ کی عالمگیر دینی و اشاعتی سرگرمیوں کا کامیاب ذریعہ

"تحریک جدید" کی عظیم الشان تحریک کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ احمدیت کی تاریخ میں یہ زمانہ جماعت کے لئے بڑے ہی امتحانی اور ابتلائی دور کا گذرا ہے اُس وقت یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں احمدیہ جماعت کو مٹانے کیلئے جمع ہو گئی ہیں۔ ایک طرف احرار نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی اور دوسری طرف اس وقت کی انگریز حکومت کے بعض ذمہ دار افسر بھی احرار کی پشت پناہ بنے رہے۔ حتیٰ کہ ہر ممکن طریق پر جماعت کو دکھ دینے، مالی و جانی تکلیف پہنچانے، طرح طرح سے پریشان کرنے بلکہ ذلیل و رسوا کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں جماعت اور اس کے امام کو کس طرح کی مشکلات اور پریشان کن صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ مگر چونکہ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو اُسی کی ذات نے خلافت کے منصب عالی پر فائز کیا اور جماعت کی قیادت کا فریضہ سونپا اس لئے ایسے پُر خطر حالات میں محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی نوازشات سے نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ ہر قسم کے شر اور فتنہ سے محفوظ و مصئون رہی بلکہ ہر قدم پر خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید جماعت اور اس کے مبارک امام کے شامل حال رہی۔ جماعت کے مؤید من اللہ امام اور اولو العزم بیدار مغز قائد نے جماعت کی ایسی بر وقت راہنمائی فرمائی کہ مخالفت کے طوفان سے ایک طرف جماعت کو ایک مضبوط چٹان پر کھڑا کر دیا۔ اور دوسری طرف جماعت کو ترقیات کی بے نظیر شاہراہوں پر رواں دواں لے جانے کے لئے ان کے سامنے ایسی شاندار سکیم پیش کی جس نے جماعت احمدیہ کو دنیا کے سامنے عظیم حیثیت میں لا کھڑا کیا۔

اگر دیکھا جائے تو حقیقت میں "احراری شورش" جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کے دروازے کھول دیئے جانے کا ایک بہانہ تھی۔ بلکہ جس طرح مولانا روم نے کہا ہے کہ ؎

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یعنی ہر آفت جو مسلمانوں پر آتی ہے اس کے نیچے ایک خزانہ مخفی ہوتا ہے۔ چونکہ احمدیت حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے اس لئے احرار اور دوسرے لوگوں کی زبردست مخالفت کا بپا ہونا یہ بھی جماعت کے لئے ایک خزانہ تھا جو خدا تعالیٰ نے جماعت کو دیا اور اس کو بیدار کر دیا۔ اور جو لوگ سست اور غافل تھے ان کو بھی چوکنا کر دیا۔

بیشک یہ واقعہ دنیوی نگاہ میں مصیبت تھی مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک رحمت تھا۔ چنانچہ عین اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنے بندے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو جماعت کی ترقی اور مخالفین کی مخالفت سے حفاظت کے لئے ایک عظیم القدر سکیم القاء فرمائی جسے تفصیل کے ساتھ حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کے سامنے رکھا۔ اور جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی توفیق دی کہ اپنے محبوب امام ہمام کی آواز پر اپنے رنگ میں لبیک کہا کہ آج جبکہ اس مبارک تحریک پر ۳۴ واں سال گذر رہا ہے یہ پودا ایک ایسا تناور درخت بن چکا ہے جس کے شیریں ثمرات ایک دنیا کے سامنے ہیں اور اس تحریک کی کامیابی میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ وہی عظیم القدر بابرکت تحریک ہے جس نے :-

(۱) احمدیہ جماعت کو امتیازی شان کے ساتھ ساری دنیا کے سامنے بین الاقوامی حیثیت میں پیش کر دیا۔ اور جماعت کے قدموں کو روز افزوں ترقی اور وسعت کی طرف بڑھا دیا۔!!

(۲) جس کے ذریعہ مقدس رنگ میں اسلام و احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچی۔!!

(۳) جس کے نتیجہ میں ہزاروں ہزار سعید روحیں آستانہ احمدیت پر جھکیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوئیں اس طرح سچے دین کو اختیار کرکے قوموں نے برکت پائی۔!!

(۴) جس کے تحت ایک منصوبہ بند طریق سے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے صحیح تراجم کا انتظام ہوا۔ اور مادری زبانوں میں کلام اللہ کے تراجم کو پاکر ان خطوں کے بسنے والوں نے قرآنی انوار سے اپنے سینوں کو منور کیا اور ان سب کی زندگی کا دھارا نیکی اور صلاحیت کی طرف بہنے لگا۔!!

(۵) جس نے مخلصین جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی اور جانی قربانیوں کا ایسا دلدادہ اور شیدا بنا دیا کہ اب مومنوں کو دین کے لئے ایسی قربانیاں دیتے ہوئے ایک ایسا روحانی لطف اور سرور حاصل ہوتا ہے جس کا اندازہ صاحبِ حال ہی کر سکتا ہے۔!!

(۶) جس نے خدمت و اشاعت دین کے لئے جماعت کے مالی نظام کو پائیدار بنیادوں پر نہایت درجہ مستحکم اور مضبوط کر دیا ہے۔

(۷) جس نے دشمنوں کو مقابلہ کے ہر میدان میں نہایت ذلت اور رسوائی کے ساتھ پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔!!

(۸) جس نے مخالفین کے مونہوں سے جماعت کی نمایاں کامیابی اور مقاصد دینیہ میں فائز المرامی کا واضح اقرار کروا لیا۔!!

(۹) جس نے مرکز سلسلہ کو نہایت درجہ محفوظ کر دیا اور اس کو گوناگوں برکات کے سبب دلوں میں احترام کا جذبہ بڑھا دیا۔

(۱۰) جس نے زندگی کے مختلف شعبوں میں سادگی کا سبق سکھا کر مومنوں کو بیشمار لغویات سے بچا لیا اور اخراجات میں کفایت کی صورتیں بتا کر دین کے لئے مالی قربانی دینے کے لئے شاندار وسائل پیدا کر دیئے۔!!

(۱۱) جس نے بڑے ہی پُر لطف طریق پر دلوں سے مغربیت کے بڑھتے ہوئے اثر کو زائل کرنے کے عملی طریق سکھائے (جیسے ہاتھ سے کام کرنا وغیرہ) اور اس کے شیریں ثمرات سے جماعت نے وافر حصہ پایا اور پا رہی ہے، اور پاتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

(۱۲) جس نے امیر و غریب کے بُعد کو دور کرکے عملی میدان میں نوع انسان کو اخوت حقیقی کا راستہ دکھایا۔!!

(۱۳) جس نے تبلیغی میدان میں افراد جماعت کو ایسے رنگ میں اعلیٰ تربیت کے سامان کر دیئے کہ دین کی تبلیغ کا کام صرف باقاعدہ مبلغین پر ہی نہ رہے بلکہ جماعت کے زیادہ سے زیادہ افراد کو تبلیغ کے لئے تیار کرنے کے وسائل پیدا کئے اور افراد جماعت نے اس سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھایا اور جماعت کی تقویت اور اس کی سربلندی کی راہ استوار ہوتی رہی

باایں ہمہ یہ تحریک نہ تو ختم ہوئی اور نہ ہی ہوگی بلکہ اس کا سلسلہ اس وقت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

قادیان میں عید کی قربانیاں

دوست جلد اطلاع دیں!

از حضرت امیر صاحب مقامی قادیان

حسب سابق اس سال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے قادیان میں قربانی کا جانور ذبح کر دینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان احباب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی اس قربانی کے گوشت سے قادیان کے مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس لئے اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد بھجوا دیں تا انتظام میں سہولت رہے اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت پینسٹھ ۶۵ روپے ہے۔ (حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب)

امیر جماعت احمدیہ قادیان

وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانیاں کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہوں

"تحریک جدید" کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض اہم ارشادات

مرکزی دفتر تحریک جدید کی طرف سے یکم مارچ تا ۷ مارچ ہفتہ تحریک جدید منائے جانے کی تحریک ہوتی ہے امید ہے کہ جماعتیں ـــــ احباب جماعت بھی اس بابرکت تحریک کے لئے وعدے حاصل کرنے کی سعی کریں گی۔ اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حسب ذیل ایمان افروز ارشادات بہت ہی مفید ہو سکتے ہیں جو اس غرض سے ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں

(ادارہ)

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگ احمدی کہلاتے ہیں۔ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی چیدہ جماعت ہیں۔ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے مامور پر کامل یقین رکھنے والے ہیں۔ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اسلام کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر رکھے ہیں۔ اور آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان تمام قربانیوں کے بدلہ اللہ تعالیٰ سے آپ لوگوں نے جنت کا سودا کر لیا ہے۔ یہ دعویٰ آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر دہرایا۔ بلکہ آپ میں سے ہزاروں انسانوں نے اس عہد کی ابتداء میرے ہاتھ پر کی ہے۔ کیونکہ وہ میرے ہی زمانہ میں احمدی ہوئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے باپ۔ تمہارے بیٹے۔ تمہاری بیویاں۔ تمہارے عزیز و اقارب۔ تمہارے اموال۔ اور تمہاری جائدادیں۔ تمہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو تمہارے ایمان کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ایک معمولی اعلان نہیں۔ بلکہ اعلانِ جنگ ہوگا ہر اس انسان کے لئے جو اپنے ایمان میں ذرہ بھر بھی کمزوری رکھتا ہے۔ یہ اعلانِ جنگ ہوگا۔ ہر اس شخص کے لئے جس کے دل میں نفاق کی کوئی بھی رگ باقی ہے لیکن

میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے تمام افراد۔ الا ماشاء اللہ سوائے چند لوگوں کے سب سچے مومن ہیں۔ اور اس دعویٰ پر قائم ہیں جو انہوں نے بیعت کے وقت کیا۔ اور اس دعوے کے مطابق جس قربانی کا بھی ان سے مطالبہ کیا جائے گا اسے پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ یاد رکھو جو

قربانیاں

اس وقت تک ہماری جماعت سے ہوئی ہیں۔ وہ ان قربانیوں کے مقابلہ میں بہت ہی حقیر ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت نے کی ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کیں۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیں۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں۔ جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے۔ جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں مبعوث ہوئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ تو آپ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا .... کیا گیا۔ تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے

طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا۔ تو وہ بغیر چون و چرا کے اس پر رضا مند ہو جائیں گے۔ جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہوگا بلکہ الگ کر دیا جائے گا۔"

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی دنیا غرض سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کر دو"۔

اور اسی تسلسل میں فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر لبیک کہو

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آجائے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا"

"یاد رکھو! مومن جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اُسے آخر تک نباہتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ استقلال ہی اصل چیز ہے۔ اور

استقلال کے معنی

یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا۔ اس سے کیا یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ آنے والی بڑی قربانیوں کو پورا کر سکے گا"

اے مردو! اور اے عورتو!

"اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے۔ تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من۔ اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"۔

تبلیغ بیرون ہند

تبلیغ بیرون ہند کے متعلق فرمایا۔

"قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں پھیل جاتے۔ اگر باہر نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ترقی کے راستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے۔ جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے اور رعایا میں بھی۔ ہمیں کیا معلوم کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے۔ اور ہماری شوکت و طاقت کا مرکز کہاں ہے۔ یہ ہندوستان میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور چین۔ جاپان۔ فلپائن۔ سماٹرا۔ جاوا روس۔ امریکہ۔ غرض کہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں جب یہ معلوم ہو کہ لوگ بلا وجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے

ہیں۔ اور پھیلنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں۔

مجھے شروع خلافت سے ہی خیال تھا۔ اور اس خیال کے ماتحت میں نے باہر مشن قائم کئے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بیرونی مشنوں پر روپیہ خرچ کرنا بے وقوفی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ یہ خیال صرف اس وجہ سے پیدا ہوا کہ ایسے لوگوں نے

سلسلہ کی اہمیت

کو نہیں سمجھا۔ اور اسے ایک انجمن خیال کر لیا ہے۔ مذہبی سلسلے ضرور ایک وقت دنیا کے توپخانوں کی زد میں آتے ہیں۔ اور وہ کبھی ظلم و ستم کی تلوار کے سایہ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔

حفاظتِ سلسلہ

پس ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مختلف ممالک میں ان کی شاخیں ہوں۔ تاکہ اگر وہ ایک جگہ ظلم و ستم کا تختۂ مشق ہوں تو دوسری جگہ ان کے ساتھ ان کی ترقی ہو رہی ہو۔ پس ہمارا فرض ہے کہ نئے نئے ممالک میں جا کر تبلیغ کریں۔

پھیل جاؤ

روحانیت کی بھی ایک رو ہوتی ہے۔ جو بعض ملکوں میں دب جاتی ہے اور بعض میں زور سے چل پڑتی ہے۔ پس اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے۔ تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگا دے گا۔ اور یہ دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں۔ پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ یورپ میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں۔ پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں۔ پھیل جاؤ دنیا کے کونہ کونہ میں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ۔ دنیا کا کوئی ملک۔ دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس پھیل جاؤ جیسے صحابہ

رضی اللہ عنہم پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ۔ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھر اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔"

"تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ . . . .

. . . .

لوگ . . . .

اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کے بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا۔ اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لے رہی ہے۔"

غلبہ اسلام اور احمدیت کی بنیاد روزِ اوّل سے

اور فرمایا:-

"یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روزِ اوّل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے ان پانچ ہزاری سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کریں گی۔ آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی۔ اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے۔ ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے کہ اخلاص سے۔ محبت سے۔ انابت سے اطاعت کامل کا نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف

پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں۔ ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں۔"

تحریک جدید کی اہمیت کے بارہ میں

فرمایا:-

"یہ تحریک اتنی اہم تھی۔ کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی۔ تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

(پانچ ہزاری مجاہد)

یومِ مصلح موعودؓ کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

دھلی

مورخہ ۱۸ر فروری۔ بروز اتوار مسجد احمدیہ دریا گنج میں مصلح موعود کا جلسہ منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز عصر خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم حافظ عباد اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی ماسٹر شکر اللہ صاحب اعظمی نے مصلح موعودؓ کی شان میں اپنی ایک تازہ نظم سنائی۔

مکرم مولوی عبد الشکور صاحب مصلح موعود کے زریں کارناموں پر روشنی ڈالی خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا پس منظر پیش کیا اور بتایا کہ اس قسم کی پیشگوئی کے لئے کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بارگاہِ الٰہی میں توجہ کرنی پڑی۔

علامات پیشگوئی پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ پیشگوئی کی ایک ایک علامت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے۔

آخر میں پیشگوئی کے اصل الفاظ تذکرہ سے پڑھ کر سنائے اور دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار بشیر احمد انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

کانپور

مورخہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب جملہ احباب جماعت انصار، خدام اور اطفال نے احمدیہ ہال میں جمع ہو کر باقاعدہ جلسہ منعقد کر کے یوم مصلح الموعود منایا۔ جلسہ کی صدارت مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے بعنوان حضرت مصلح موعود کے ۵۲ سالہ دورِ خلافت کے عظیم الشان کارنامے کی۔ دوسرے نمبر پر مکرم صاحبزادہ خان صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا احادیث نبویہ سے تعلق کے عنوان پر تقریر کی۔ جلسہ بفضلہٖ تعالیٰ ۹ بجے تک جاری رہا۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار محمد احمد سلیم سیکرٹری انجمن احمدیہ کانپور

کرڈاپلی

مورخہ ۲۰ر فروری شام کو جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب مسجد میں جلسہ کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر شروع کی۔ پہلے پیشگوئی دربارہ مصلح موعود مکمل طور پر مع اڑیہ ترجمہ کے سنائی۔ بعد ازاں اس میں بیان شدہ ہر صفت کو مختصر طور پر بیان کیا۔ بالآخر کہا کہ اس وقت حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن حضور رضی اللہ عنہ کا نیک نمونہ اور حضور کے جاری کردہ تحریک جدید وقف جدید جاری ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حضور رضی اللہ عنہ کے نیک نمونہ پر چلیں اور حضور رضی اللہ عنہ کے جاری کردہ تحریک جدید و وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اسی طرح پون گھنٹہ تقریر جاری رہی۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں جماعت کے اکثر لوگ شامل ہوئے۔

خاکسار محسن خان مبلغ سلسلہ حلقہ کرڈاپلی (اڑیسہ)

درخواست ہائے دعا۔ مکرم حکیم نور علیخان صاحب فلیمنگ روڈ لاہور کو ایک عرصہ سے ضعف قلب کا عارضہ ہے۔ جب بھی اس کا دورہ ہوتا ہے تو بڑی تکلیف ہو جاتی ہے حکیم صاحب کی والدہ محترمہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں (۲) مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب خان آف پونچھ کے دو لڑکے کنٹرکٹر اور فرسٹ ایر کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مکرم خواجہ صاحب کے دونوں بچوں کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ

[illegible]

بسلسلہ تحریک جدید

مجالس خدام الاحمدیہ و مبلغین کرام کی توجہ کیلئے

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و ناظر دعوۃ و تبلیغ

تحریک جدید کا ہفتہ ۹ تا ۱۶ مارچ اضافہ وصولی وعدہ جات کے لئے منایا جا رہا ہے۔ اور تحریک جدید کے متعلق احباب کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ یہ مبارک تحریک سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔ آپ کے عظیم الشان وجود کی خبر سید ولد آدم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

یتزوج و یولد لہ

میں دی گئی تھی اور پھر اعلائے کلمۃ اللہ اور ترقی اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس روزہ ابتہال و تضرع کے ساتھ کی گئی دعاؤں کے نتیجے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ولادت اور عظیم کامرانی کی خبر دی گئی تھی۔ پنڈت لیکھرام نے تو کہا تھا کہ اس کے پرمیشر نے خبر دی ہے کہ تین سال میں بعد (حضرت) مرزا صاحب کا سلسلہ تباہ و برباد ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حضور رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ اور پچیس سال کی نہایت چھوٹی عمر میں ہی مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار نے جماعت کے استیصال کا اپنے زعم میں بیڑا اٹھایا۔ حکام و عوام سب کو ورغلایا لیکن اللہ تعالیٰ نے روح القدس سے آپ کی تائید کرتے ہوئے وحی تحریک سے "تحریک جدید" کی عدو رجہ مبارک تحریک آپ پر القاء فرمائی۔ دوسری طرف جماعت میں بھی بے مثال قربانی کی روح پھونک دی۔ اور تبلیغ زمین عرصہ میں حضور کے منہ سے نکلی ہوئی یہ بات پوری ہو گئی۔ کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔ اور مجلس احرار اپنی موت آپ مر کر ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئی۔

صرف یہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ نے اکناف عالم میں بے مثال ترقی پا کر اور وسعت پذیر ہو کر اغیار کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے۔ اور وہ اس سے مرعوب ہو کر لرزہ براندام ہو رہے ہیں۔ مثلاً عیسائیت مغربی افریقہ میں اپنے پھیلاؤ سے مایوس ہو چکی ہے۔ یورپ کے عیسائی اس سے اس حد تک متنفر ہو چکے ہیں کہ گرجاؤں کو فروخت کر رہے ہیں۔ اور جماعت کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ یورپ اور مغربی افریقہ میں سینکڑوں مساجد اور اشاعت اسلام کے مراکز کھول دیئے ہیں۔

جماعت احمدیہ جیسی مالی قربانی کی توفیق اشاعت اسلام کے لئے کسی حکومت کو بھی نہیں ملی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے خدمت اسلام کی توفیق اس کفر و الحاد سے پُر زمانہ میں ایک ننھی منھی بے سروسامان جماعت کو دی ہے۔ جو اگرچہ ظاہری لحاظ سے بے بضاعت نظر آتی ہے۔ لیکن حقیقتاً "کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ" کا مصداق ہونا ... اس کی نوشتوں میں مقدر ہو چکا ہے۔ اور وہ وقت آتا ہے جب یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ دنیا دیکھ لے گی۔ اور مغرب سے طلوع شمس کی پیشگوئی پورے جاہ و جلال کے ساتھ پوری ہوگی۔

لیکن کیا ہم پھولوں کی سیج پر بیٹھے رہیں۔ اور یہ سب کچھ پورا ہو جائے۔ نہیں! ہرگز نہیں!! ہمیں اس کے لئے کئی رنگ میں قربانیاں کرنی ہوں گی۔ ہفتہ تحریک جدید کے تعلق میں یہ بتانا ضروری ہے کہ ہمیں بیش از پیش مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ یہ بتا چکے ہیں کہ آئندہ تیس سال جماعت کے لئے بہت نازک ہیں۔ اور جماعت کی ترقی اور استحکام اور اشاعت اسلام کے لئے ہمیں خاص جدوجہد سے قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے اور ہمارے ملک ہندوستان میں احمدیت کے فروغ کے لئے ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔ تا احمدیت کا مرکز اول مستحکم ہو اور اس ملک میں جس میں یہ نہر خوشگوار جاری ہوئی تھی اس کے آب صافی و شیریں کو شناخت کر کے اس سے مستفیض ہونے والوں کی تعداد بھی قلت سے کثرت میں اس حد تک تبدیل ہو کہ احمدیت غالب آ جائے۔ بفضلہ تعالیٰ و عونہ۔

سو اس موقعہ پر تمام مبلغین اور مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ:۔

(۱) وہ عہدیداران جماعت سے کامل تعاون کریں گے

(۲) خود بھی اس امر کی طرف توجہ دیں گے کہ ہر جگہ رسائی کی جائے اور کوئی فرد اس جہاد میں شرکت سے محروم نہ رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات سے احباب پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے۔

(۳) کوئی فرد اپنی حیثیت سے کم چندہ نہ لکھوائیں۔

(۴) مجھے اپنی کارگذاری سے مطلع کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات ذیل قابل توجہ ہیں:۔

"تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

"اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کیا اُمت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"۔

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض سمجھنے اور کما حقہٗ انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں!

قادیان۔ مورخہ ۲۳ر فروری کو جمعہ کی نماز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھائی اور خطبہ میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ضروری اقتباسات سنائے۔

۲۔ اسی روز رات کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے آنرز مجلس تعلیم البیان کا ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر مکرم مولوی غلام نبی صاحب اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں نے تقاریر کیں۔

۳۔ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ جو سلسلہ کے کام سے مورخہ ۹ر ۲ر ۶۸ کو دہلی تشریف لے گئے تھے۔ مورخہ ۱۹ر فروری کی رات بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ دہلی میں آپ کے خسر صاحب مکرم عبدالرزاق صاحب کنتور بعارضہ فالج بیمار تھے۔ واپسی پر مکرم چوہدری صاحب موصوف انہیں بھی اپنے ہمراہ قادیان لے آئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کنتور صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

۴۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف کارکن لنگر خانہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ر ۲ر ۶۸ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ عزیز نومولود کا نام محمد خالد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور عمر دراز کرے۔ آمین۔

۵۔ مقامی طور پر بوجہ پیرانہ سالی حسب ذیل بزرگ درویش اکثر بیمار چلے آتے ہیں۔ حضرت بھائی شیر محمد صاحب (صحابی) بابا چوہدری فضل احمد صاحب۔ بابا مستری محمد اسمٰعیل صاحب ان کے علاوہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم دمہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سب بیماروں کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۶۔ ہفتہ زیر اشاعت قادیان کا موسم بہت اچھا رہا۔ پیرسوں ۲۶ر فروری تک سارا دن دھوپ چمکتی رہی۔ لگ کل سے مطلع ابر آلود ہو گیا۔ رات کو بوندا باندی ہوتی رہی اور آج دن بھر بھی یہی حالت رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

۷۔ مورخہ ۲۱ر فروری سے پنجاب بورڈ کی طرف سے مڈل کا امتحان ہو رہا ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ۱۵ احمدی طلباء اور نصرت گرلز سکول کی ۱۴ احمدی طالبات شریک ہو رہے ہیں سب بچوں کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

ہفتہ تحریک جدید

(یکم مارچ ۶۸ء تا ۷ مارچ ۶۸ء)

مؤثر رنگ میں منایا جائے اور وعدوں کی وصولی کیلئے خاص جدوجہد کیجائے

از مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی

وکیل المال صاحب تحریک جدید کی طرف سے یہ اطلاع احباب کرام تک پہنچ چکی ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کی ارسال کافی کمی ہے اس لئے وکیل المال صاحب نے اعلان کیا ہے کہ احباب یکم مارچ ۶۸ء تا ۷ مارچ ۶۸ء ہفتہ تحریک جدید منائیں۔ اور اس ہفتہ میں تحریک جدید کے لئے زیادہ سے زیادہ وعدے حاصل کر کے مرکز بھجوائیں احباب کرام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہم کام جس کے لئے اس زمانہ میں آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے احیائے اسلام ہے۔ اور اسی کام کی وجہ سے آپ کو اس خواب میں محی کا درجہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں آپ اپنے ایک خواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کی تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے اس سے کہا ھٰذا رجل یحب رسول اللّٰہ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔" (براہین احمدیہ جلد چہارم ص ۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اہم کام احیائے اسلام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا اور اب تک اس تحریک کی بدولت جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام بیسیوں مشن غیر ممالک میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور اسلام کے مخالفین کو دلائل و براہین کی رو سے پسپا کیا جا رہا ہے اور اسلام میں پھر سے تازگی شروع ہو گئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطلاع کے مطابق وہ دن نزدیک آ رہے ہیں جب "سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کیلئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے" (فتح اسلام ص۱۵)

لیکن اس وقت کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے ہمیں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے اور اس تحریک میں دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہم احیائے اسلام کے مقصد میں اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب قربانیوں کے لحاظ سے ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ دکھائیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"آخر سوچو کہ صحابہؓ نے کیسی شاندار قربانیاں کی تھیں انہوں نے رات دن خدا کے دین کی خدمت کی تھی اور اس دینی خدمت میں نہ ان کی تجارت روک بنتی تھی نہ ان کی ملازمت روک بنتی تھی وہ ہر وقت دین کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے اور دن رات دنیا کی خاطر قربانیاں کرتے تھے ...... جب یہ جذبات تمہارے اندر بھی پیدا ہو جائیں۔ تو بلند پروازیاں جائز ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں اگر خیالی بلند پروازیاں ہی ہوں تو تمہارا زبان سے یہ کہتے رہنا کہ ہم ساری دنیا میں اسلام پھیلا دیں گے نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۱ء)

پھر حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں کا ذہن ہوتا ہے کہ وہ صرف دین کی طرف اپنی توجہ رکھیں لیکن باقی دنیا کا صرف یہی مقام ہے کہ وہ دنیا کمائیں اور اپنے مال اور وقت کا کچھ حصہ مناسب نسبت کے ساتھ عبادت اور دین کے کاموں میں لگائیں۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۲۳۶)

پس احباب کرام اس ہفتہ کو مؤثر رنگ میں منائیں۔ عہدیداران سرخورد و کلاں احمدی تک اس تحریک کو پہنچائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ احباب اس بابرکت تحریک میں حصہ لے کر احیائے اسلام کے اہم کام میں حصہ دار بنیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو بیش از پیش قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

خواتین جماعت ــــ اور ــــ ہفتہ تحریک جدید

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ کی خواتین کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اشاعت اسلام کے لئے کئی قسم کی قربانیاں کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔ جن بزرگوں کو احمدیت کی وجہ سے شہید کیا گیا انہیں تبلیغ کے لئے میدان جہاد میں خصوصاً بیرونی ممالک میں اور عرصۂ دراز کے لئے جانا پڑتا ہے ان کی قربانیوں کے ساتھ ان کی ماؤں اور بیویوں اور بہنوں کو بھی مسلسل قربانی کرنی پڑتی ہے اس کے علاوہ خواتین مالی جدوجہد میں بھی شریک ہوتی ہیں۔ قریب میں اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی کہ ان کے اموال سے یورپ میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی جس کے افتتاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے اور اس سفر میں کروڑوں افراد تک پیغام اسلام پہنچا۔

خواتین جماعت احمدیہ کے لئے ایسی توفیق کا پانا مقام فخر و انتخار رہے۔ لیکن جب تک زندگی قائم ہے کوئی فرد بشر یہ سمجھ کر قربانیوں سے ہاتھ نہیں کھینچ سکتا کہ وہ پہلے بہت قربانی کر چکا ہے۔ بلکہ پہلی قربانیوں کی قبولیت کو قائم رکھنے کے لئے مزید اور پہلے سے بڑھ کر قربانی درکار ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"ہمارے ذمہ کام بھی تو بہت بڑا ہے۔ اس کے لئے ارب ہا روپیہ کی ضرورت ہے بلکہ اگر ارب ہا ارب روپیہ آجائے تو پھر بھی یہ کام ختم نہیں ہو سکتا روپیہ ختم ہو سکتا ہے مگر یہ کام ہمیشہ بڑھتا چلا جائے گا ...... روپیہ ہماری ضرورت کے لئے کافی ہو جائے۔ تب پھر تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے ...... تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے۔ اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو ...... یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا۔" (الفضل ۱۹۴۷ء)

"یہ تحریک ہے تو دائمی۔ نہ صرف دائمی ہے۔ بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے لیکن جب ہمیں روٹی ملتی نہیں تو ہم چلاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں روٹی دے۔" ("تحریک جدید ایک الٰہی تحریک" ص ۹۴)

سو بے مثال قربانی کرنے والی جماعت کی بے نظیر خواتین!! اٹھیں اور اس ہفتہ تحریک جدید میں ہر خاتون کو اسکی ذمہ داری کا احساس دلائیں۔ تا ان میں سے کوئی محروم رہ کر اپنے تقویٰ اور ایمان پر ظلم نہ کر بیٹھے۔ مخصوصاً ذیل کے امور کو مدنظر رکھنے کی امید کی جاتی ہے:۔

(۱) لجنات عہدیداران جماعت سے پورا تعاون کریں گی۔

(۲) ارکان لجنات اس امر کی طرف توجہ دیں گی کہ ان کے خاوند، بھائی اور بیٹے شرکت سے محروم نہ رہیں۔

(۳) بچوں کو بھی اس میں شریک کیا جائے تا ابتداء سے ہی ان کا تعلق اس مبارک تحریک سے قائم ہو اور وہ لطیب خاطر عمر بھر اس میں شریک رہیں۔

(۴) خواتین اور ان کے اقارب اپنی حیثیت سے کم چندہ نہ لکھوائیں۔

(۵) اس ہفتہ کی کارگزاری سے مجھے بھی اطلاع دی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بطریق احسن خدمت سلسلہ کی توفیق عطا کرے اور اسے قبول فرمائے۔ آمین۔

ہمت زیں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضا را آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

تقریر جلسہ سالانہ قادیان

قدرتی نشانات کے ذریعہ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت

(از مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی)

(۲)

خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے اور راہ سلوک طے کرنے سے دہریوں کا یہ اہم اور بڑا سوال بھی خود بخود حل ہو جاتا ہے کہ خدا ہمیں نظر کیوں نہیں آتا۔

دنیا میں مختلف چیزوں کے متعلق علم حاصل کرنے کے ذرائع مختلف ہیں کسی چیز کے متعلق دیکھنے سے علم حاصل ہوتا ہے۔ کسی کو سونگھنے سے کسی کو چھونے سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ سب علم اپنی اپنی جگہ یقینی اور قابل اعتماد ہوتے ہیں۔ اور کسی کو حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ جب تک ہمیں فلاں چیز کے ذریعہ فلاں چیز کا علم نہیں ہوگا ہم اسے نہیں مانیں گے مثلاً رنگوں کا علم ہے ہم آنکھ کے ذریعہ پتہ لگا سکتے ہیں کہ فلاں رنگ اس قسم کا ہے بُو کے متعلق علم حاصل کرنے کا ذریعہ ناک ہے۔ آواز کے لئے علم حاصل کرنے کا ذریعہ کان ہیں۔ اور یہ سراسر دیوانگی ہے کہ ہم یہ کہیں کہ جب تک آنکھ کے ذریعہ فلاں خوشبو کو نہ دیکھ لیں گے ہم نہیں مانیں گے۔ یہ تو ان چیزوں کا ذکر ہے جو حواس ظاہری سے معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن دنیا میں بے شمار چیزیں ایسی بھی ہیں جن کا علم حواس ظاہری میں سے کسی حس سے نہیں ہوتا۔ مثلاً قوت تعقل یہی ہے۔ کیا اس کو آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں کان سے سن سکتے ہیں ناک سے سونگھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جذبۂ محبت ہے۔ کوئی ہے جس نے محبت کو دیکھا ہو یا سنا ہو یا چکھا ہو۔ ایسی چیزوں کا علم ان کے اثرات و نتائج سے ہوتا ہے۔ کوئی چیز جتنی کثیف ہوتی ہے اتنا ہی اس کا ادراک ظاہری حواس کے قریب ہوتا ہے۔ اور جتنی کوئی چیز لطیف ہوتی ہے اس کا ادراک ظاہری حواس سے دور ہوتا ہے۔ اور ایسی لطیف چیزوں کے ادراک کے لئے عموماً ان کے اثرات۔ افعال اور نتائج کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے۔

خدا ایک لطیف ترین ہستی ہے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ان مادی آنکھوں سے نظر آ جائے۔ اگر وہ ذات مادی آنکھوں سے نظر آجائے تو وہ لطیف نہیں رہے گا۔ قرآن مجید نے اسی امر کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔

(سورۃ انعام ع ۱۳)

یعنی انسانی بصارت خدا تک پہنچنے اور اس کا علم و عرفان حاصل کرنے سے عاجز ہے اس لئے خدا نے یہ انتظام کیا کہ وہ خود اپنے آپ کو انسانی بصارت تک پہنچاتا ہے۔ یعنی خود اپنی طرف سے ایسا انتظام فرماتا ہے کہ انسان خدا کا علم اور عرفان حاصل کر سکے۔

ویدک دھرم شاستروں میں بھی یہ بات لکھی ہے

पश्य दृप , यरयांि
यने चक्षूंषि
पश्यन्ति

یعنی وہ خدا ان ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ لیکن انسانی بصارت تک خود پہنچتا ہے۔

میں آج اسی دلیل کے پیش نظر چند باتیں آپ حضرات کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ خدا لطیف ہے ان آنکھوں سے وہ نظر نہیں آتا۔ لیکن اس کی قدرت کے بیشمار نظارے ہمارے سامنے آتے ہیں جن سے ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ واقعی کوئی بالاتر ہستی دنیا میں موجود ہے اس لئے ہر وہ شخص جو خود راہ سلوک کو طے نہ کر سکے وہ خدا کی ہستی پر ایمان پیدا کرنے کے لئے ان قدرت کے نظاروں پر غور کرے۔ میں وقت کے لحاظ سے چند واقعات پیش خدمت کرتا ہوں۔

خدا کی قدرت کے ان نظاروں کے لئے انبیاء علیہم السلام کی سوانح حیات اور ان کی زندگیوں پر غور کیا جائے تو بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں جو خدا کی قدرت کے مظاہر ہیں کیونکہ دنیا میں جب بھی کوئی خدا کا مامور آیا۔ تاریکی کے فرزندوں نے اس کی مخالفت کی۔ اگرچہ وہ نبی اور مامور بے سروسامان اور بے یار و مددگار ہوتا ہے اور دوسری طرف دہریت کا عظیم الشان لاؤ لشکر ہر قسم کے ساز و سامان سے آراستہ ہو کر اس کے مقابل پر آتا ہے۔ لیکن خدا کا مامور یہ اعلان کرتا ہے کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ میری مدد کرے گا۔ اور بالآخر میں ہی کامیاب و کامران ہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آتا ہے کہ بالآخر میدان اس خدا کے بندے کے ہاتھ رہتا ہے۔ اور کوئی ایک مثال ایسی نہیں ملتی کہ اس قسم کی جنگ میں دہریت کی فوج نے فتح پائی ہو۔ اور خدا اور اس کے بندے کو ذلت کا منہ دیکھنا پڑا ہو۔ اور یہ نظارے اس بات کا یقینی ثبوت ہیں کہ خدا کا نام لے کر کھڑے ہونے والوں کی مدد میں ایک قادر مطلق ہستی کا ہاتھ کام کرتا ہے اور خدا اپنی قدرت کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

آریہ ورت کے میدانوں میں حضرت کرشن اور رام چندر کے کارناموں کو دیکھیں یہ بزرگ کس آواز کے ساتھ آئے لوگوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور بالآخر کیا نتیجہ نکلا۔ یوگیراج سری کرشن کی زندگی پیدائش تا وفات ان قدرتی واقعات سے بھرپور ہے

آپ کے ماموں کنس نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ وہ اپنی بہن دیوکی کے ہر بچہ کو قتل کر دے گا۔ کیونکہ اسے یہ پتہ چلا تھا کہ دیوکی کا آٹھواں بچہ اس کی موت کا باعث بنے گا اور اس کی حکومت کو بھی تہ و بالا کر دے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور دیوکی کے سات لڑکے یکے بعد دیگرے قتل کر دیئے۔ اور جب آٹھویں بچے کی پیدائش کا وقت آیا تو دیوکی اور اس کے خاوند واسدیو کو قید خانہ میں ڈال دیا اور سخت پہرہ لگا دیا۔ ان مصائب کے وقت اس جوڑے کا صرف مادہ صرف پرماتما پر یقین تھا۔

پورانوں میں لکھا ہے کہ ان حالات کو دیکھ کر دیوکی روئی اور اس رب العالمین کے روبرو اس نے اپنے دکھڑے کو کچھ ایسے دلسوز اور پُر اثر طریقہ میں بیان کیا کہ سرشٹی کے اس سرو شکتی مان کو اس پر رحم آیا۔ اور بالآخر اس خدا نے اس

بچے کی پیدائش پر اس کی حفاظت کے سامان کر دیئے۔ چنانچہ دیوکی کے بطن سے وہ بشارت کا بچہ بخیر و عافیت پیدا ہوا۔ اور خدا نے یہ انتظام کیا کہ واسدیو نے اس بچہ کو نند گوالے کے ہاں پہنچا دیا اور خدا نے پہرہ داروں کی آنکھوں کو بند کر دیا۔ اور نند گوالے کے ہاں پیدا ہونے والی لڑکی کو قید خانہ میں پہنچا دیا جسے بالآخر کنس ظالم نے قتل کر دیا لیکن خدا کی قدرت کے مطابق کرشن نند گوالے کے ہاں بڑھے۔ پھولے پھلے۔ جوان ہوئے اور بالآخر انہوں نے کنس کا خاتمہ کر دیا۔ اور ظلم کو دنیا سے دور کیا اور نیکی کا دور قائم کیا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات پر نظر ڈالو یہ خدا کا بندہ تن تنہا [illegible] تاریک وادیوں میں [illegible] کا نام لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ [illegible] کے بیابان سے اس آواز پر اس کو جلتی ہوئی آگ میں جھونک دیتے ہیں۔ وہ بظاہر بے یار و مددگار ہے مگر ڈرتا نہیں اور آگ اس کا کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ بلکہ [illegible] تجبیر کے رنگ میں [illegible] جاتا ہے [illegible] ابراہیم کے کانوں میں کسی قادر [illegible] کی آواز گونجتی [illegible] قادر خدا نے [illegible] ابراہیم سے فرمایا کیا تو ان ستاروں کو گن [illegible] حضرت ابراہیم عرض کرتے [illegible] اے میرے آقا تیرے لشکر کو کون شمار کر [illegible] ہوتا ہے۔ اے ابراہیم تو سن [illegible] محبت دونوں کا معیار باندھا ہے۔ اے [illegible] اپنی ذات کی قسم تیری اولاد بھی اب آسمان پر [illegible] ہو کر چمکے گی۔ اور شمار نہ کی جا سکے گی۔

حج کے موقعہ پر جب [illegible] میدان [illegible] ہو کر [illegible] کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر پر نظر [illegible]

ہے تو خدا کی قدرت اس کے سامنے آجاتی ہے۔ اور تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ واقعی خدا نے اپنے وعدے کو پورا کیا اور اپنے اس بندے کو جسے آگ میں ڈال کر جلانا چاہتے تھے ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید کر دیا کہ آج اسکی نسل شمار کرنی مشکل ہے۔ اور اس بات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھیے۔ غریب خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جسے اس کے گھر والے فرعون کے ڈر سے صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ فرعون اسے اٹھا لیتا ہے۔ اور فرعون کے ہی گھر میں اس کی پرورش کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ لڑکا جب بڑا ہوتا ہے سلطنت کے ایک جرم کی سزا سے خائف ہو کر وطن سے بھاگ جاتا ہے اور جنگلوں کی خاک چھانتے ہوئے آخر ایک شخص کی خدمات اختیار کرتا ہے۔ جہاں دس سالہ بلا اجرت خدمت کی شرط پر ان کے ہاں رہتا ہے اور وہیں اس کی شادی ہوتی ہے۔ اور پھر وہ خلعت نور سے منور ہو کر فرعون کے دربار کی طرف واپس آتا ہے اور سر دربار کھڑے ہو کر فرعون کے منہ پر کہتا ہے۔

"میں خدا کا پیغمبر ہوں جو تیرا اور میرا سب کا مالک ہے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دو ورنہ انجام ٹھیک نہ ہوگا"۔ فرعون حکومت کے نشے میں مخمور جواب دیتا ہے۔

ألم نربك فينا وليدا
ولبثت فينا من عمرك
سنين (شعراء ع۲)

اے موسیٰ کیا تو میرے سامنے اس طرح بولتا ہے حالانکہ تو میرے گھر کے ٹکڑوں پر پلا تھا۔ ذرا ہوش میں آکر بات کر اور متکبرانہ لہجہ میں کہتا ہے:۔

قال فرعون وما رب العالمين.
قال رب السموات والارض
وما بينهما ان كنتم موقنين
قال لمن حوله الا تستمعون
قال ربكم ورب آبائكم
الاولين۔ قال ان رسولكم
الذي ارسل اليكم لمجنون
قال رب المشرق والمغرب
ان كنتم تعقلون۔ شعراء ع۲

(ترجمہ) فرعون نے کہا یہ رب العالمین رب کو تم پیش کرتے ہو؟ (حضرت موسیٰ نے) جواب دیا یہ زمین و آسمان کا اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان کا رب ہے۔ اور فرعون اپنے ارد گرد کے لوگوں سے کہا کیا تم سن رہے ہو کہ موسیٰ کس قسم کی باتیں کر رہا ہے؟ (حضرت موسیٰ نے فرمایا) وہ خدا تمہارا بھی رب اور تمہارے آباؤ اجداد کا بھی رب ہے (فرعون کہتا ہے) جو رسول تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ مجنون ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا۔ وہ خدا مشرق و مغرب کا رب ہے (اگر تمہیں کچھ سمجھ ہو) یعنی ساری دنیا کا وہ رب اور مالک ہے کسی ایک علاقے یا جگہ کا نہیں ہے۔ (شعراء ع۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ فرعون بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تجویز یہ ہوتی ہے کہ کسی حکمت عملی سے خفیہ طور پر بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر نکل چلیں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ فرعون کو علم ہوتا ہے تو غیظ و غضب میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور حکومت کے جرار لشکر کو لے کر بنی اسرائیل کا تعاقب کرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کو جا لیتا ہے۔ غریب اسرائیلی سہم جاتے ہیں اور گھبرا کر کہتے ہیں۔ اے موسیٰ کیا ہوگا۔ ہم تو پکڑے گئے۔ حضرت موسیٰ فرماتے ہیں

كلا ان معي ربي سيهدين

میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ میرے لئے رستہ بنا دے گا۔ فرعون کا لاؤ لشکر سامنے تھا اور حضرت موسیٰ پر کوئی گھبراہٹ نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے لئے سمندر پھٹ کر رستہ بنا دیتا ہے مگر فرعون اپنے لشکر اور ساز و سامان کے ساتھ سمندر کی مہیب موجوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید نے اس نظارہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

وجاوزنا ببني اسرائيل
البحر فاتبعهم فرعون
وجنوده بغيا وعدوا حتى
اذا ادركه الغرق قال
آمنت انه لا اله الا الذي
آمنت به بنوا اسرائيل
وانا من المسلمين۔
آلآن وقد عصيت قبل
وكنت من المفسدين۔
فاليوم ننجيك ببدنك
لتكون لمن خلفك آية
وان كثيرا من الناس
عن [illegible]

(یونس ع۹)

ترجمہ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار گذارا تو فرعون اور اس کی فوجوں نے سرکشی اور ظلم کی راہ سے ان کا پیچھا کیا۔ حتیٰ کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس معبود پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں سچی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے ہوتا ہوں (ہم نے کہا) کیا تو اب ایمان لاتا ہے۔ حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ پس آج ہم تیرے بدن کے ذریعہ سے تجھے (ایک حد تک) نجات دیتے ہیں (یعنی تیرے بدن کو محفوظ رکھتے ہیں) تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں تو ان کے لئے ایک نشان ہو اور لوگوں میں سے بہت سے افراد ہمارے نشانوں سے بلاشبہ بے خبر ہیں

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے دو عظیم الشان نشانات کا ذکر کیا ہے ایک تو یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے سمندر کے پار کر دیا اور انہیں محفوظ رکھا۔ اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا۔

دوسرے یہ نشان بتایا کہ فرعون جب غرق ہونے لگا اور موت کو سامنے پایا تو خدا تعالیٰ پر ایمان لے آیا۔ اس وقت خدا نے اس سے وعدہ کیا کہ ہم تیری لاش کو آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے بطور عبرت کے محفوظ رکھیں گے۔

چنانچہ اس واقعہ کو قرآن مجید نے ۱۴۰۰ سال قبل بیان کیا۔ اور قرآن مجید کی آمد سے دو ہزار سال قبل یہ واقعہ ہوا۔ اور آج انیسویں صدی میں آکر اس کی صداقت ظاہر ہوئی جب مصر کے آثار قدیمہ کے محکمہ نے مختلف ان قبروں کا جائزہ لیا تو جہاں بادشاہوں کی لاشوں کی ممیاں بنا کر رکھی گئی تھیں تو ایک لاش اس فرعون کی بھی برآمد ہوئی جس نے حضرت موسیٰ کا مقابلہ کیا تھا اور جو دریا میں غرق ہو گیا تھا۔ اور آج بھی وہ لاش قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے اور فرعون کی لاش جہاں خدا کی قدرت کا عظیم الشان ثبوت دیتی ہے وہاں قرآن مجید اور اسلام کی صداقت پر بین ثبوت ہے۔ جس نے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل اس حقیقت سے پردہ ہٹایا۔

پس واقعہ آج کے ان فلسفیوں کیلئے جو فلکیات کے ماہر مانے جاتے ہیں قابل غور ہے وہ محض اس بنا پر خدا کا انکار کرتے ہیں کہ فلکیات میں ہم نے کسی خدا کا مشاہدہ نہیں کیا۔ آج سے چند سال قبل جب رشیا کی وزارت عظمیٰ پر خروشچیف فائز تھے۔ اور رشیا کے سائنس دانوں نے اپنا پہلا سپٹنک فضائے آسمانی میں بھیجا تو اس وقت خروشچیف نے نہایت ہی متکبرانہ انداز میں یہ کہا تھا کہ ہمارا سپٹنک خلا میں گیا اور آسمان پر پہنچا۔ مگر اس کے سامنے کوئی خدا نہیں آیا۔ اسی قسم کے الفاظ تھے جو متکبرانہ لہجہ میں فرعون نے کہے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید بیان فرماتا ہے

وقال فرعون يا هامان
ابن لي صرحا لعلي ابلغ
الاسباب اسباب السموات
فاطلع الى اله موسى
واني لاظنه كاذبا
وكذلك زين لفرعون
سوء عمله وصد عن
السبيل وما كيد فرعون
الا في تباب (مومن ع۴)

ترجمہ۔ اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے لئے ایک محل بنوا۔ تاکہ میں ان رستوں پر جا پہنچوں جو آسمان کے رستے ہیں۔ اور اس طرح موسیٰ کے خدا پر آگاہ ہو جاؤں کیونکہ میں اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اس طرح فرعون کی نظر میں اسکے اعمال کی بدیاں خوبصورت کر کے دکھائی گئی تھیں اور وہ حقیقی رستہ سے روکا گیا تھا۔ اور فرعون کی تدبیر ناکامی کی صورت میں ظاہر ہونے والی تھی۔

پس آج کے فلسفیوں، ہیئت دانوں اور سائنسدانوں کے لئے یہ واقعہ قابل غور ہے۔ اور جیسا کہ میں آئندہ چل کر بتاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نشانات اس زمانہ میں بھی اپنے ایک پیارے کے ذریعے ظاہر کئے ہیں۔ لیکن دیکھنے والی بینا آنکھ ہونی چاہئے۔

بہر صورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں قدرت کے کئی نشانات ظاہر ہوئے اور بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کامیاب و کامران ہوئے۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح آپ کی نسل بھی دنیا میں بڑھی۔ اور آپ کے نام لیوا دنیا میں بے شمار ہیں مگر فرعون کو کوئی جاننے والا نہیں۔

ان في ذالك لعبرة لاولي
الابصار۔

(باقی)

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابل عمل بلکہ نہایت ضروری ہے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۳)

دنیا کی موجودہ نازک حالت اور اسلام

آج دنیا ایک نازک دور میں سے گذر رہی ہے۔ بے شک سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اور محیر العقول ایجادات ہو چکی ہیں مگر امن (Peace) اور شانتی کے فقدان کے ساتھ ساتھ عالمگیر جنگ کے بادل سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ کہیں رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے ہنگامے ہو رہے ہیں کہیں اقتصادی اور تمدنی مشکلات کی وجہ سے بد امنی اور لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ اسٹرائیک۔ گھیراؤ۔ اور قانون کو ہاتھ میں لے کر ہنگامہ آرائی روزمرہ کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ بچوں کو سیاسیات میں گھسیٹ کر اور اُن کو سیاسی مقاصد کے لئے آلہ کار بنا کر اُن کے مستقبل کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ملکوں کی زرعی اور اقتصادی ترقی پیچھے پڑ رہی ہے۔ اب ہمارا ملک بھی جس کو آزادی حاصل کئے صرف بیس برس ہوئے ہیں۔ ان ہنگامہ آرائیوں کا شکار ہو رہا ہے۔ دوسری طرف قدرت کی طرف سے بار بار تنبیہہ و اصلاح کے لئے سزائیں بصورت حوادث۔ زلازل سیلاب اور قحط نازل ہو رہی ہیں مگر یہ غافل انسان ان خدائی اشاروں کو سمجھ کر اپنی اصلاح نہیں کر رہا۔ اور اپنے خالق و مالک کے آستانہ سے اور دور ہو رہا ہے۔

میں بحیثیت مسلمان بڑے فخر کے ساتھ اس امر کا اظہار کر رہا ہوں۔ کہ دُنیا کی موجودہ مشکلات و مصائب کا حل اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابل عمل بلکہ نہایت ضروری ہے۔ اسلام نے ہر مسئلہ زندگی میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ اور کامیابی کا راستہ بتلایا ہے۔ اس سلسلہ میں مختصراً چند امور کا آج کی تقریر میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

رنگ و نسل کا امتیاز اور اسلام کی مساوات کی تعلیم

رنگ و نسل کے امتیازات اور عدم مساوات کے سلسلہ میں قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل مساوات انسانی اور اخوت عامہ کی تعلیم دی۔ جس کی بنیاد و اساس "انسانیت" کو قرار دیا۔ مساوات انسانی کی اس تعلیم کے ساتھ ساتھ سب کو آزادی مذہب اور آزادی ضمیر عطا فرمائی چنانچہ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

يا ايها الناس انا خلقنكم
من ذكرٍ و انثى و جعلنكم
شعوبًا و قبائل لتعارفوا
إن اكرمكم عند الله
اتقكم۔ إن الله عليمٌ
خبير۔ (حجرات)

کہ اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور ہم نے تمہیں مختلف گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ باہمی تعارف ہو۔ مگر یاد رکھو۔ کہ اللہ کی نگاہ میں تم میں معزز وہ ہے جو متقی و پرہیزگار ہے۔ گویا خدا تعالےٰ کی نگاہ میں بحیثیت انسان سب انسان برابر ہیں رنگ و نسل کا کوئی فرق نہیں۔ عزت و اکرام کا معیار تقویٰ ہے۔ نہ کہ رنگ و نسل۔

چنانچہ حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو خطبہ ارشاد فرمایا اُس میں اس حقیقت کو واضح الفاظ میں بیان کر دیا۔ فرمایا:۔

يا ايها الناس الا ان ربكم
واحد و ان اباكم واحد
الا لا فضل لعربي على
عجمي ولا لعجمي على عربي ولا
لاحمر على اسود ولا لاسود
على احمر الا بالتقوى۔

(مسند احمد بن حنبل)

کہ اے لوگو! کان کھول کر سن لو کہ تمہارا رب ایک ہے۔ اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ اور یاد رکھو کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت ہے نہ گوروں کو کالوں پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کالوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے سوائے ایسی ذاتی خوبی کے جس کے ذریعہ کوئی شخص دوسروں سے آگے نکل جائے۔ اور وہ خوبی تقویٰ اور خشیت الٰہی ہے۔

نیز فرمایا:۔

الخلق عيال الله فاحب
الخلق الى الله من احسن
الى عياله (الحديث)

کہ تمام مخلوق اللہ تعالےٰ کے خاندان کی طرح ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کا محبوب وہ ہے جو اس کے خاندان کے افراد سے حسن سلوک کرے گویا تمام انسانوں میں باہمی اخوت و مساوات کا جذبہ پیدا فرمایا۔

پس اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کو ایک خاندان کی حیثیت دے کر مساوات انسانی کی بنیاد ڈالی۔ یہ امن عالم کے لئے بنیادی پتھر ہے سب اقوام عالم کو بلا استثناء ایک لیول (Level) پر لا کر خدا کے مستقل اور پائیدار امن عالم کی بنیاد اسلام نے ڈالی۔ مذہبی لحاظ سے اسلام نے یہ تعلیم دی "لا اكراه فى الدين" فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر۔ کہ مذہب کے معاملہ میں سب کو آزادی حاصل ہے کسی پر جبر و اکراہ نہیں کیا جا سکتا۔ جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کرے۔ کسی پر کوئی عقیدہ زبردستی مسلط نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ جبر سے کسی شخص کو منافق تو بنایا جا سکتا ہے حقیقی مومن نہیں۔ اور آج حالاتِ عالم پر نظر کر کے موجودہ نسلی مذہبی اور رنگ کے اختلافات و فسادات کو دور کرنے کے لئے دنیا کے سیاستدانوں اور مدبروں نے بھی اسلام کے پیش کردہ اصول اسی اتحاد انسانیت اور اخوتِ عامہ کے سنہری اصول کو بنیاد قرار دیا ہے۔ چنانچہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو دُنیا کے سب سے بڑے سیاسی ادارہ U.N.O نے جو منشور حقوق انسانی Human Rights Charter پاس کیا۔ اُس کی دفعات کا تھوڑا سا مطالعہ کیا جائے۔ تو وہ اسلامی تعلیم کا ہی چربہ اور عکس ہیں۔ تمام انسانوں کو بلحاظ رنگ و نسل، ملک و قوم، تہذیب و تمدن مساوی قرار دیے کر اُن کے لئے مذہب و ضمیر کی آزادی تسلیم کی۔

مثال کے طور پر اس منشور کی پہلی۔ دوسری اور اٹھارویں دفعہ ملاحظہ فرمایئے (ترجمہ)

"کہ تمام انسان پیدائشی طور پر اپنے درجہ اور حقوق کے لحاظ سے مساوی ہیں۔ اُن کو آزادی ضمیر حاصل ہے۔ اور سب کی اخوت کے جذبہ کے تحت ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرنا چاہیئے۔ حقوق انسانی کے منشور میں حقوق اور آزادیوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس سے سب لوگ بلا لحاظ رنگ، نسل، مذہب عقیدہ، امارت و غربت اور تہذیب و تمدن مساوی طور پر متمتع ہوں گے۔ ہر شخص کو آزادی خیال۔ آزادی ضمیر اور آزادی مذہب حاصل ہے کہ وہ اپنے عقیدہ اور مذہب کو تبدیل کر لیں۔ پرائیویٹ طور پر یا پبلک میں جس رنگ میں چاہیں وہ اپنے مذہب اور عقیدہ پر عمل کریں۔ عبادت کریں اور تبلیغ کریں۔ کسی پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔

پس حقوق انسانی کا یہ منشور اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ امن عالم کے لئے اسلامی تعلیم ہی مشعلِ راہ ہے۔ اور یہ تعلیم نہ صرف قابلِ عمل بلکہ نہایت ضروری ہے۔

اقتصادی مشکلات کا حل اور اسلام

ایک وقت تھا جب دنیا سیاسی و اقتصادی اعتبار سے دو حصوں میں تقسیم تھی۔ ایک یورپ کا سفید اور دوسرا ایشیا اور افریقہ کا سیاہ فام حصہ۔ نمبر اول حاکم تھا۔ تو نمبر دوم محکوم۔ ایک علم و دولت کا سرچشمہ تھا۔ تو دوسرا جہالت و افلاس کا۔ سرمایہ دار اور استعماری طاقتوں کا بول بالا تھا۔ مگر جنگ عظیم ثانی کے بعد سے سب حالات بدل گئے۔ اقدار حیات اور اصول اقتصادیات میں ہلچل ہوئی۔ زبردست ذہنی رد عمل ہوا۔ اور ایشیا جاگ پڑا۔ مشرق ادنیٰ سے لے کر مشرق بعید تک سب قومیں بیدار ہو گئیں استعماری طاقتوں میں تزلزل برپا ہو گیا۔ بر اعظم افریقہ میں آزادی کی ایک زبردست لہر اٹھی۔ اور اس میں بسنے والی قوموں نے یکے بعد دیگرے غیر ملکیوں کے جوئے غلامی کو اُتار کر اپنے آپ کو آزاد کر لیا ہے۔

اُدھر اقتصادی لحاظ سے دو نظام سرمایہ داری اور اشتراکیت ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ سرمایہ داری کا علمبردار امریکہ امداد دے کر ان ملکوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تو دوسری طرف اشتراکیت کا علمبردار روس، ایشیا اور افریقہ کی اقوام کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے اور باہمی کشمکش اور یہ Cold War جاری ہے۔ جس کے پیش نظر اس بات کا ہمیشہ خطرہ ہے کہ

ستقبل آتش فشاں پہاڑ کسی وقت بھی پھٹ کر نہ صرف ایک دوسرے پر چھا نے بلکہ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے ایک عالمگیر جنگ کی آگ بھڑکا دیں گے۔

بظاہر حالات یہ دونوں نظام اشتراکیت و سرمایہ داری۔ اقتصادی اور تمدنی نوعیت کے نظام ہیں۔ مگر حقیقتاً ان نظاموں کے ساتھ نہ صرف سیاسیات بلکہ اخلاقیات اور روحانیت کی تاریں بھی اس طرح اُلجھی ہوئی نظر آتی ہیں کہ ان نظاموں کی ترقی نہ تنزلی کا اثر سارے میدانوں پر براہِ راست پڑتا ہے۔ اور دنیا کا کوئی طبقہ خواہ سیاسی ہو یا مذہبی اپنے آپ کو لاتعلق سمجھ کر علیحدہ نہیں رہ سکتا۔

اشتراکیت کا نظام دراصل سرمایہ داری کے نظام کا ہی ردعمل ہے۔ اور گویا بالواسطہ طور پر اُس کا ایک غیر قدرتی بچہ ہے۔ سینکڑوں سال سے دنیا کا اقتصادی نظام ایسے راستہ پر چل رہا تھا کہ قوموں اور ملکوں کی دولت سمٹ سمٹا کر ایک خاص طبقہ کے ہاتھوں میں جمع ہوگئی تھی۔ اور آبادی کا بقیہ حصہ جن کی اکثریت تھی۔ غربت اور افلاس اور بے بسی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ سرمایہ داروں کی یہ بھیانک صورت سب سے زیادہ روس میں رونما ہوئی۔ جہاں زاروں۔ اور اُن کے درباریوں اور رئیسوں کے تعیش نے گویا غریبوں کا گلا گھونٹ رکھا تھا۔ اور اُن کی حالت جانوروں سے بھی بدتر تھی۔ پس اس ظالمانہ نظام کا ردعمل اشتراکیت (کمیونزم) کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور روس میں خصوصیت سے سماجی نظام کا پنڈولم ایک انتہا کی چوٹ کھا کر دوسری انتہا کو جا پہنچا۔

مگر اسلام کا نظام اشتراکیت اور سرمایہ داری کے بین بین کا نظام ہے جس میں عام حالات میں ذاتی دولت پیدا کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کے حق کو تو تسلیم کیا جاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ایک ایسی مؤثر اور حکیمانہ مشینری لگا دی گئی ہے جس کی وجہ سے ملک کی دولت کبھی بھی چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہو سکتی۔ اور دولت کو سمونے اور غریب و امیر کے فرق کو کم کرنے کا عمل ساتھ ساتھ چلتا ہے۔

اشتراکیت نے دولت اور دولت پیدا کرنے کے ذرائع کلیتہً حکومت کے ہاتھ میں دے کر انفرادی جدوجہد کے سب سے بڑے محرک کو تباہ کر دیا ہے۔ نیز اشتراکیت کے نظام میں مسابقت یعنی ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی روح کو بھی کچل دیا ہے۔ حالانکہ یہ روح قومی اور انفرادی ترقی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے مگر اسلامی نظریہ کے ماتحت دولت پیدا کرنے کے ذرائع سب لوگوں کیلئے یکساں کھلے رکھے گئے ہیں۔ اور اُن پر کسی خاص طبقہ کی اجارہ داری تسلیم نہیں کی گئی۔ اس کے ساتھ دوسری طرف انفرادی قابلیت اور انفرادی جدوجہد میں جو فرق افراد اور اقوام کی دولت میں طبعی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اُسے بھی خدائی قانون اور خدائی مشیت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جس سے حقوق کا صحیح توازن قائم رکھا جا سکتا ہے۔

اشتراکیت کی انتہا مگر اسلام کا پہلا قدم

بھائیو! آج کمیونزم یا اشتراکیت کا نظام اس لئے رنگین اور مرطوب خاطر نظر آتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اُس کی بنیادی ضروریات یعنی روٹی۔ کپڑا۔ مکان وغیرہ ملتا ہے۔ اور یہ کمیونزم کا مقصود یا اس کی انتہا ہے مگر ہمیں کس قدر خوشی اور فخر محسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر اسلام نے صحرائے عرب میں آج سے چودہ سو سال قبل جس نظام کی بنیاد ڈالی۔ اس کا یہ پہلا قدم تھا۔ کہ ہر انسان کی فطری ضروریات کو پورا کیا جائے چنانچہ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لیس لابن آدم حق سوی هذه الخصال۔ بیت یسکنه، وثوب یواری عورته وجلف الخبز والماء۔ (جامع ترمذی ابواب الزهد جلد ۲ ص۵۷)

کہ ہر انسان کا یہ بنیادی حق ہے کہ اُسے رہنے کو مکان ملے۔ اور تن بدن کو ڈھانپنے کے لئے لباس ملے۔ اور زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے پیٹ بھر روٹی اور پانی ملے۔ اور اس نظام کو عملی طور پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جاری کیا گیا۔ پس کمیونزم کی جو انتہا ہے۔ وہ اسلامی نظام کی ابتدا ہے۔

اسلام کی ایک اور خوبی

نیز کمیونزم نے تو انسان کی صرف جسمانی ضروریات کا ہی لحاظ رکھا ہے۔ اُس کی روحانی اور اخلاقی ضروریات کو نظرانداز کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا ہی انکار کر دیا۔ مگر اسلام جسمانی ضروریات کے مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اُسکی روحانی اور اخلاقی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے ۲۲

۲۲۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے اقرار اور اُسکی عبادت کا بھی حکم دیتا ہے۔ نیکی اور تقویٰ کی زندگی بسر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ گویا جسم اور روح دونوں کی غذا کا اسلام انتظام کرتا ہے۔ اور یہ خصوصیت کسی اور نظام میں نظر نہیں آتی۔

قادیان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

اسکے بعد عزیزم سلطان احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں ایک نظم پڑھ کر سنائی اور پھر مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل گھنوکے نے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اسلام کا دیگر ادیان پر غلبہ دلانا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی بعثت کے وقت مختلف مذاہب کا بہت چرچا تھا۔ عیسائیت کے منادو (نعوذ باللہ) مکہ مکرمہ پر عیسائیت کا پرچم لہرانے کے اعلان کر رہے تھے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" چونکہ اتنی بڑی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر زندگی میں پوری نہیں ہوسکتی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں ایک ایسا بیٹا دیئے جانے کی بشارت دی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ سو اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی آپ کا پیغام دور دور تک پہنچکر تخم ریزی ہو چکی تھی۔ مگر اس پودے کی نشوونما حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھوں ہوئی۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ اکناف عالم میں متعدد تبلیغی مشنوں کے قیام کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ آج جماعت احمدیہ اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ اس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

اسکے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر فاضل نے

مصلح موعودؓ کا اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جانا

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہر شخص کا نفسی نقطہ اسکی روحانیت کا مقام ہوتا ہے جو انکے اعمالِ صالحہ کے مطابق ترقی پذیر ہوتا رہتا ہے عنوان تقریر کے الفاظ سے استنباط کرتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصلح موعود کے نفسی نقطہ کی ترقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۴ء میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کے مقام پر سرفراز فرمایا اسکے بعد اگرچہ پیشگوئی مصلح موعود کی علامات ایک ایک کرکے حضورؓ کے وجود باجود میں پوری ہوتی چلی جاری تھیں مگر جب تک اللہ تعالیٰ نے حضور پر انکشاف تام نہ فرمایا حضورؓ نے خود اعلان نہیں فرمایا مگر جب ۱۹۴۴ء میں جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے انکشاف ہوا تو حضورؓ نے حلفیہ اعلانات کے ذریعہ اس کا اعلان فرمایا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طویل علالت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق حضورؓ کے نفسی نقطہ کو ترقی کی طرف لیجانے والی تھی اور باوجود قاتلانہ حملہ ہونے کے حضور کی طبعی وفات بھی حضورؓ کے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے کا ثبوت ہے

اسکے بعد عزیزم مظفر احمد صاحب بادگیری نے فضل عمرؓ کی یاد میں ایک نظم سنائی۔ پھر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

نشان مصلح موعودؓ کی عظمت و بزرگی

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ دنیا کی تاریخ پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہستیاں جن کے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا ہوتے ہیں بہت ہی کم منصۂ شہود پر آتی ہیں اور کبھی کبھی آنیوالی نسلیں انکے متعلق ترسا کرتی ہیں۔ اسی ضمن میں مقرر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق روسائے مکہ کے رکنوں کے ترسنے کا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا تھا اور بیان کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے لئے بھی آئندہ نسلیں ترسا کرینگی کیونکہ اسکی عظمت کا اظہار پیشگوئی کے الفاظ "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" سے ہوتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح مصلح موعودؓ کا نشان اللہ تعالےٰ کی ہستی کے زندہ ہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتا ہے۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متحدیانہ چیلنج کو پڑھکر سنایا جو مصلح موعودؓ کے متعلق آپنے مختلف تحریرات میں شائع فرمائے اور بتایا کہ اس چیلنج کا مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ اُٹھا۔

اسکے بعد صاحب صدر نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ضروریات کا ملجاء و ماویٰ اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے اور اسی سے ہر چیز مانگنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی تفصیل کے ضمن میں حضور کے اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے جس میں اسلام ایک مردہ کی شکل میں دکھایا گیا تھا بیان فرمایا کہ اس کام کی تکمیل اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں کے بغیر نہیں ہوسکتی اسی کام کیلئے حضور علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں مصلح موعودؓ کا ظہور ہوا اسکے دل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے کام کی تکمیل کیلئے انتہائی تڑپ پیدا کی پس ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور اپنی آئندہ نسلوں میں تڑپ پیدا کئے جانے کیلئے دعا کرتے رہیں۔

آخر میں یہ تقریب ۱۲ بجے [illegible] اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ مقامی مستورات نے بھی برعایت پردہ اس

میرا الٰہی سے پیوند ہے جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزانوں کو اپنا سمجھتا ہے اور امساک سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی میں سے تاریکی ..... ہو جاتی ہے۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔"

سیدنا حضرت اقدس نے مزید فرمایا:-

"تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

احباب کرام! مالی قربانی کی انجام دہی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہے کہ حضور احباب جماعت سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے تاکید فرماتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں کہ احباب جماعت باوجود اپنی ذاتی و خاندانی ضروریات اور مشکلات کے دین کے کاموں کو مقدم رکھتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

زکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے

(۲) ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔

(۳) کوئی دوسرا چندہ "زکوٰۃ" کا قائم مقام تصور نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے

(۵) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار کے بھائی مکرم سید صمصام الدین احمد صاحب مسلم زتف بدریہ جماعت کلکتہ آج کل کلکتہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آپ کا اپریشن بھی ہونے والا ہے۔ نیز خاکسار کا لڑکا عزیز سید جاوید انور سلمہ ربہ کا ہائر سیکنڈری کا امتحان ہونے والا ہے۔ احباب بھائی صاحب کی کامل و عاجل شفایابی اور لڑکے کی شاندار کامیابی کے لئے دعا فرما کر مشکور فرما دیں۔ نیز خاکسار نے بھی میٹرک کا امتحان دیدیا ہے جس کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ اس میں شاندار کامیابی کے لئے بھی احباب دعا فرماویں۔ خاکسار سید محمد ادین ملو ... سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ ...

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال داخلہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات پورا کرنے کے لئے قادیان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے "مدرسہ احمدیہ" جاری ہے۔ خدا کے فضل سے اس دینی درسگاہ نے قابل قدر خدمت سر انجام دی ہے۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعتہائے ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت سلسلہ کے پیش نظر مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھیجیں۔ پہلی جماعت کا داخلہ عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں داخلہ فارم نظارت ہذا سے ۱۵ر مارچ ۱۹۶۸ء تک حاصل کر کے تکمیل خانہ پری کے بعد یکم اپریل ۱۹۶۸ء تک نظارت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں:-

۱- بچہ کی تعلیم کم از کم مڈل اسٹینڈرڈ تک ہونی لازمی ہے۔

۲- بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳- نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے ماہانہ وظائف بھی مقرر ہیں۔ جو طالب علم کی ذہنی و اخلاقی و اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب تاریخ مقررہ تک فارم داخلہ پُر کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔

۲- حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی جاری ہے۔ اس کلاس میں اس سال موزوں طلباء لئے جائیں گے۔ حافظ کلاس میں داخل ہونے والا بچہ ذہین ہو۔ قرآن کریم ناظرہ بخوبی جانتا ہو۔ دس بارہ سال سے عمر متجاوز نہ ہو۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

خواہشمند احباب فوری طور پر توجہ فرمائیں اور دفتر کو اطلاع بخشیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا ہے کہ

"میں دعا کرتا ہوں کہ جو بدر کی خدمت میں حصہ لے اللہ تعالیٰ اُسے بہت بہت برکت عطا فرمائے۔"

پس آپ نہ صرف یہ کہ خود بدر کے خریدار بن کر اس کی خدمت میں حصہ لیں بلکہ دوسرے احباب کو بھی تحریک کر کے بدر کی خریداری پر آمادہ کرتے ہوئے بدر کی خدمت میں حصہ لیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کے مستحق بنیں۔ (مینیجر بدر)

خبریں

دہلی ۲۵ر فروری - مسٹر جسٹس ہدایت اللہ نے آج ہندوستان کے چیف جسٹس کی حیثیت سے اپنا حلف اُٹھالیا - وہ سپریم کورٹ میں سینیئر جسٹس تھے - حلف اُٹھانے کی رسم راشٹرپتی بھون میں ادا کی گئی - صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین نے حلف اٹھوایا -

دہلی ۲۵ر فروری - آج سے اتر پردیش میں گورنر راج قائم کر دیا گیا ہے یہ اعلان آج صبح ایک صدارتی فرمان میں کیا گیا - صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین نے آج ۱۵ دس بجے کے قریب اس فرمان پر دستخط کر دیئے - اس فرمان کے مطابق اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کو توڑا نہیں گیا - بلکہ معطل کر دیا گیا ہے - گورنر راج کے زمانہ میں اسمبلی کوئی کام نہیں کرے گی

صدارتی فرمان میں بتایا گیا ہے کہ اتر پردیش میں سیاسی صورت حال ایسی ہو گئی تھی جس میں آئین کی دفعات کے مطابق اسمبلی اور وزارت کا کام چلانا ممکن نہیں رہا تھا -

جموں ۲۵ر فروری - ہر سال جب چناب میں سیلاب آتا ہے تو بہت سی عمارتی لکڑی بہہ کر پاکستان پہنچ جاتی ہے چنانچہ حکومت جموں و کشمیر نے فیصلہ کیا ہے کہ اکھنور کے جگہ جہاں سے ۸ میل دور سے دریا میں ایک بوم یعنی روک تیار کی جائے - اس پر ۳۰ لاکھ روپے خرچ ہو جانے کا اندازہ ہے اور یہ ۱۹۶۹ء تک مکمل ہو جائے گی -

نئی دہلی ۲۵ر فروری - وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے صاحبزادے راجیو گاندھی کی شادی آج اطالوی حسینہ سونیا مینو کے ساتھ انجام پائی - شادی کی رسومات کافی سادگی سے وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر ادا کی گئیں - رید کے اشلوکوں کی گونج کے درمیان دولہا اور دلہن نے ڈپٹی کمشنر مسٹر بی این ٹنڈن کی موجودگی میں شادی رجسٹر پر دستخط کئے -

کلکتہ ۲۵ر فروری - حکومت سعودی عرب بیت اللہ شریف کی وسعت اور درستی کے لئے اب تک ساٹھ کروڑ ریال سے زائد خرچ چکی ہے - اس بات کا اعلان یہاں ذمہ دار ذرائع کی جانب سے کیا گیا ہے

کالی کٹ ۲۵ر فروری ایک امریکی جہاز ۴۳ ہزار ٹن گندم لے کر آج یہاں پہنچ گیا اس میں سے آٹھ ہزار ٹن گندم اتار لی جائے گا - اور باقی گندم لے کر وہ بمبئی روانہ ہو جائے گا

نئی دہلی ۲۵ر فروری - سرکاری زبان ترمیمی بل کے ساتھ جو ریزولیوشن منظور کیا گیا تھا - جنوبی ہند کو مطمئن کرنے کے لئے اس کو واپس لینے یا اس میں ترمیم کرنے کے لئے جماعت اور حکومت کی سطح پر جلدی اقدامات متوقع ہیں کانگرس کے صدر اور سیکرٹریوں کی کانفرنس میں صدر مسٹر نجالنگپا اور وزیر اعظم مسز گاندھی نے اس امر کی طرف اشارہ دیا ہے مسٹر نجالنگپا نے کہا کہ اگرچہ مگا - میں لسانی فارمولا نافذ ہے لیکن پارلیمنٹ میں یہ ریزولیوشن کی منظوری سے ہندی نہ بولنے والے لوگوں کے لئے ایک مسئلہ پیدا ہو گیا ہے - وہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ان کو زیادہ بار برداشت کرنا پڑے گا - انہوں

اخبار بدر کی ملکیت و دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن فارم ۴ قاعدہ نمبر ۸

۱ - مقام اشاعت ——— قادیان

۲ - وقفہ اشاعت ——— ہفتہ وار

۳-۴ پرنٹر و پبلشر ——— ملک صلاح الدین ایم-اے

قومیت ——— ہندوستانی

پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان

۵ - ایڈیٹر کا نام ——— محمد حفیظ بقا پوری

قومیت ——— ہندوستانی

پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان

۶ - اخبار کے مالک افراد یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم ہے صحیح ہیں -

ملک صلاح الدین ایم-اے
پبلشر اخبار بدر قادیان ۲۸ر فروری ۱۹۶۸ء

تحریک جدید ——— (بقیہ صفحہ ۲)

تک جاری رہے گا جب تک کہ دنیا کے ایک ایک باشندہ تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا زندگی بخش پیغام موثر طریق پر پہنچ نہیں جاتا اس لئے مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ اس بابرکت تحریک کی تفصیلات کو ہمیشہ زیر نظر رکھیں اور اس کے مقتضیات کو پورا کرنے میں لگے رہیں نہ صرف خود اپنے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس کے لئے تیار کرتے چلے جائیں اور موثر طریق پر ان پر اس کے افادی پہلوؤں کو واضح کرتے رہیں کیونکہ کسی قوم کی صرف ایک نسل کی قربانی کے ساتھ وہ عظیم المقاصد پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچ نہیں سکتا جس کا تعلق ساری دنیا کے ساتھ ہے - اس لئے جب تک تمام افراد جماعت نسلاً بعد نسل اس اہم تحریک کے اثرات کو آگے سے آگے پہنچاتے نہ چلے جائیں - جماعت اپنی عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی

پہلی نسل کے جن افراد نے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیا تھا وہ بتقاضائے بشریت وہ یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہوتے چلے جا رہے ہیں - اس صورت میں اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ دوسری نسل اُن کے اور پہلوں کی جگہ لے اور دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی نسل سامنے آتی چلی جائے اور نہ صرف یہ کہ جس قدر مالی قربانیاں پہلی دوسری نسل کے باپوں نے دین کے لئے کیں اسی طرح کی وہ بھی قربانیاں کریں بلکہ چاہیئے کہ ایسی قربانیوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے

کیا بلحاظ قربانی کرنے والے افراد کی زیادتی کے اور کیا بلحاظ قربانی کے معیار کو بلند کر دینے کے - تا جوں جوں سلسلہ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے اس کی ضروریات بڑھتی چلی جائیں - اسکے مطابق آمد کے ذرائع بھی بڑھتے چلے جائیں اور مذہب کے دین کی اشاعت اور اس کی تبلیغ کا دائرہ ہمیشہ وسعت پذیر رہے -

انسانی زندگی کچھ حقیقت نہیں رکھتی کوئی نہیں جانتا کہ کب اُسے آخری بلاوا آجائے اور وہ اس دنیا سے مال و منال کو اسی طرح چھوڑ کر رخصت ہو جائے اسلئے جو وقت ملے اُسے دین کی خدمت میں لگائے اور اپنے مال و منال کو خدا کی راہ میں خرچ کر دینا ہی ہر شخص کی عاقبت سنوارنے کا موجب ہے اور آخرت میں کام آنے والی پونجی ہے وَنِعمَ مَا قَالَ المسیح الموعود

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گذارو